حج وعمرہ

طریقہ مع ضروری مسائل

مصنف

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

مکتبہ انوار القرآن

حج وعمرہ

طریقہ مع ضروری مسائل

پیر طریقت رہبر شریعت مفکر اسلام

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

علیہ الرحمۃ والرضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

عمرہ:

۱}... احرام	... شرط ہے،
۲}... طواف	...رکن ہے،
۳}... سعی	... واجب ہے،
۴}... بال منڈوانا یا کتروانا	... واجب ہے۔

عمرہ کا طریقہ:

۱۔ بغل کے اور زیرِ ناف بال صاف کریں اور ناخن کاٹ لیں۔ پھر وضو اور غسل کرکے جسم پر اور احرام پر خوشبو لگالیں۔

۲۔ مرد حضرات دو بغیر سلی چادریں لیں۔ ایک چادر بطور تہبند ناف کے اوپر باندھ لیں کہ ٹخنے ظاہر رہیں اور دوسری چادر اس طرح اوڑھ لیں کہ دونوں کندھے ڈھک جائیں۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانپ کر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھیں۔ گھر ہی سے احرام باندھنا بہتر ہے اگرچہ نیت ائیر پورٹ پر یا جہاز میں سوار ہو کر بھی کی جا سکتی ہے۔

۳۔ مرد اپنے سر سے کپڑا ہٹا کر عمرہ کی نیت کریں۔ ”اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں۔ اسے میرے لیے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔ اس کے ادا کرنے میں میری مدد فرما اور اسے میرے لیے بابرکت بنا“۔

پھر مرد آواز سے اور عورتیں آہستہ تین بار تلبیہ پڑھیں:

لَبَّیکَ۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ۔ لَبَّیکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ۔

”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک سب تعریف تیرے لیے ہے اور سب نعمتیں تیری ہی عطا کردہ ہیں اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں“۔

پھر درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔ میقات پر یا اس سے قبل احرام کی نیت ضروری ہے۔ نیت اور تلبیہ پڑھنے سے احرام کی پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ (احرام کے مسائل آگے تحریر ہیں)

۴۔ حرم شریف میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں اور مسجد میں جانے کی دعا پڑھ کر اعتکاف کی نیت کر لیں۔

۵۔ نظریں نیچی رکھتے ہوئے چلیں اور جب خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو ٹھہر جائیں اور کعبہ شریف پر نظر جمائے رکھیں اور تین بار لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں پھر درود پڑھ کر دعا مانگیں۔

پہلی نظر میں جو دعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔ یہ دعا بہتر ہے کہ ''مولیٰ! میں جو دعائیں مانگوں وہ سب قبول فرما''۔

۶۔ حجرِاسود سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کردیں اور مرد اضطباع کریں یعنی احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ پھر طواف کی نیت کریں۔ خیال رہے کہ حجراسود کی سیدھ میں دائیں طرف مسجد کی دیوار پر سبز ٹیوب لائٹ ہر وقت روشن رہتی ہے۔

۷۔ اب حجرِ اسود کی سیدھ میں اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کا سینہ حجراسود کی طرف ہو۔ پھر بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھ کر استلام کریں یعنی دونوں ہاتھ اُٹھا کر حجرِ اسود کی طرف چھونے کا اشارہ کرکے انہیں چوم لیں۔ پھر اسی جگہ کھڑے کھڑے دائیں طرف مڑ جائیں اور طواف شروع کردیں۔

۸۔ طواف کے پہلے تین پھیروں میں صرف مرد حضرات رَمَلْ کریں یعنی اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیزی سے چلیں۔ ہر وہ طواف جس کے بعد سعی کرنی ہو، اس میں رمل ضروری ہے۔

۹۔ پورے طواف میں باوضو رہنا ضروری ہے خواہ طواف نفلی ہو۔ دورانِ طواف وضو ٹوٹ جائے تو اگر چار پھیروں سے کم کیے ہوں تو جہاں سے چھوڑا وہیں سے شروع کریں یا چاہیں تو

نئے سرے سے شروع کریں۔ اگر چار سے زائد چکر کر لیے تو اب جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے طواف کرنا ہوگا۔

۱۰۔ دورانِ طواف، دیکھ کر دعائیں پڑھنے کی بجائے درود شریف، تیسرا کلمہ، استغفار اور کوئی بھی مسنون دعا پڑھتے رہیں۔ نیز اپنی زبان میں بھی جو دعائیں مانگنا چاہیں، مانگتے رہیے۔ رکنِ یمانی سے حجرِاسود تک "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار" پڑھیے۔ یہاں دعا پر آمین کہنے کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں۔ رکنِ یمانی کی طرف نہ اشارہ کریں نہ اپنے ہاتھ چومیں۔

۱۱۔ طواف کے دوران ہر بار جب حجرِاسود کی سیدھ میں پہنچیں تو پاؤں موڑے بغیر صرف سینہ اور منہ حجرِاسود کی طرف کریں اور استلام کریں۔ سات چکر پورے کر کے آٹھویں بار استلام کریں۔ دورانِ طواف کہیں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

۱۲۔ پھر دونوں شانے ڈھانپ کر مقام ابراہیم سے قریب تر کسی بھی جگہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلّٰی پڑھ کر دو رکعت نمازِ طواف ادا کریں۔ اگر مکروہ وقت ہو تو بعد میں نماز ادا کی جائے، یہ نماز طواف کے واجبات سے ہے۔

اذانِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک، ظہر سے قبل ضحوۂ کبریٰ کا وقت اور نمازِ عصر سے غروب تک نفل کے لئے مکروہ وقت ہے۔

۱۳۔ پھر مُلتَزَم یعنی بابِ کعبہ کے پاس آکر خوب رورو کر دعا مانگیں کہ قبولیت کا موقع ہے۔احرام کی حالت میں خانہ کعبہ کو ہاتھ نہ لگائیں کیونکہ لوگ اس پر خوشبو لگا دیتے ہیں۔ جس طواف کے بعد سعی نہیں کرنی ہو (مثلاً نفل طواف) اس میں نمازِ طواف سے قبل مُلتزم کے پاس آکر دعا مانگنی چاہیے۔

۱۴۔ نمازِ طواف کے بعد آبِ زم زم کھڑے ہو کر پیئں اور یہ دعا مانگیں، ”الٰہی! میں تجھ سے نفع بخش علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شِفا مانگتا ہوں“۔ پھر حجرِ اسود کی سیدھ میں آکر استلام کریں۔

۱۵۔ پھر سعی کے لیے صفا پر آئیں اور اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پڑھ کر قبلہ رُخ ہو کر سعی کی نیت کریں۔ ”الٰہی! میں تیری رضا کی خاطر صفا و مروہ کی سعی کی نیت کرتا ہوں، اسے میرے لیے آسان کردے اور قبول فرما“۔ جب بھی صفا و مروہ پر چڑھیں تو تین بار اللہ اکبر کہہ کر چوتھا کلمہ پڑھیں، پھر درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔اب صفا سے چلنا شروع کریں، مروہ تک ایک چکر ہوگا، اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ سعی کے دوران اضطباع نہ کریں۔

۱۶۔ ہر چکر میں سبز ستونوں کے درمیان صرف مرد مناسب انداز میں دوڑیں۔ وہاں یہ دعا پڑھیں۔رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔اے رب بخش دے اور رحم فرما، بیشک تو ہی سب سے زیادہ عزت اور بزرگی والا ہے۔

۱۷۔ سعی سے فارغ ہو کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو مسجدِ حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کریں۔

۱۸۔ پھر سر کے (حلق) بال منڈوائیں یا چوتھائی (قصر) مقدار میں کٹوائیں۔ عورتوں کو چاہیے کہ اپنی چٹیا کے بال اپنی انگلی کے ایک پور سے کچھ زائد کاٹ لیں۔ یہ احتیاط رکھیں کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پَور کے برابر کٹ جائیں۔ اب عمرہ مکمل ہو گیا۔

احرام میں یہ باتیں حرام ہیں:

☆ مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا،

☆ مرد کو سر ڈھانکنا،

☆ مرد کو ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جائے،

☆ خشکی کے جانور کا شکار کرنا،

☆ چہرے کو کپڑے سے ایسے ڈھانکنا کہ وہ چہرے کو مَس کرے،

☆ خوشبودار صابن استعمال کرنا،

☆ خوشبو لگانا، خوشبودار چیز الائچی لونگ وغیرہ کھانا،

☆ جس جگہ خوشبو لگی ہو اُسے چھونا،

☆ جسم کے کسی حصہ سے بال دور کرنا، ناخن کاٹنا،

☆ شہوت کے ساتھ عورت سے جسم مَس کرنا،

☆ جوں مارنا،

☆ فحش گوئی، لڑائی جھگڑا کرنا۔

احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

☆ جسم کا مَیل چھڑانا
☆ جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا،
☆ سر یا داڑھی کے بالوں میں کنگھی کرنا،
☆اس طرح بال کھجانا کہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہو،
☆ ہاتھ پونچھنے کے لیے خوشبودار ٹشو پیپر استعمال کرنا،
☆منہ کا کوئی بھی حصہ کپڑے سے چھپانا، اگر نزلہ ہو جائے تو بھی رومال سے ناک نہ پونچھیں،
(ہاتھ سے پونچھ لیں)
☆بغیر خوشبو کے صابن سے بال یا جسم دھونا۔

طواف کے دوران یہ باتیں ناجائز ہیں:

☆ حجرِ اسود کے مقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا،
☆استلام کے بعد دائیں مڑے بغیر طواف شروع کرنا،
☆ حجرِ اسود تک پہنچنے کی کوشش میں کسی کو دھکا دینا،
☆ فضول گفتگو یا دنیاوی باتیں یا موبائیل فون پر بات کرنا،
☆ دورانِ طواف کسی جگہ دعا کے لیے ٹھہرنا،
☆پیشاب پاخانے کے تقاضے کے وقت طواف کرنا،

☆ بلاعذر نمازِ طواف ادا کیے بغیر اگلا طواف شروع کرنا،اگر نماز کا مکروہ وقت ہو تو اگلا طواف کرنا جائز ہے۔

☆واجب طواف میں بلاعذر اضطباع اور رمل نہ کرنا،

☆دورانِ طواف کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونا،

احتیاط: احرام کے علاوہ بھی ناف سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک کا جسم چھپانا فرض اور اسکا دیکھنا حرام ہے۔مرد احتیاط کریں کہ ان کا تہبند ناف سے نیچے نہ ہونے پائے۔

مسجد عائشہ سے عمرہ:

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران جب چاہیں، تنعیم نامی جگہ واقع مسجد عائشہ چلے جائیں اور وہاں دو نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کرکے مسجدِ حرام آ جائیں پھر اوپر تحریر شدہ طریقے کے مطابق عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیں۔

☆☆☆

حج کا بیان:

۱}...حج کا احرام باندھ کر نیت کرنا	شرط ہے۔
۲}...وقوفِ عرفات	رکن ہے۔
۳}...وقوفِ مزدلفہ	واجب ہے۔
۴}...رمئ جمار (شیطان کو کنکریاں مارنا)	واجب ہے۔
۵}...قربانی (قارن اور متمتع پر)	واجب ہے۔
۶}...سر منڈانا یا کترانا	واجب ہے۔
۷}...طوافِ زیارت	رکن ہے۔
۸}...سعی	واجب ہے۔
۹}...طوافِ وداع	واجب ہے۔

نوٹ: طوافِ وداع اہلِ مکہ مکرمہ اور اہل میقات پر واجب نہیں، طوافِ وداع کے وقت عورت اگر حیض و نفاس والی ہو تو بغیر طواف کیئے وطن روانہ ہو سکتی ہے۔

احکام:

۱}... شرط کے چھوٹنے سے......	حج نہیں ہوگا
۲}... رکن کے چھوٹنے سے	حج نہیں ہوگا
۳}... بلا عذر واجب کے چھوٹنے سے......	دم لازم آئے گا

اگر کوئی واجب غلطی سے یا قصداً رہ جائے تو دَم لازم آئے گا یعنی ایک بکرا یا دنبہ حدود حرم میں ذبح کرنا ہوگا۔اگر چھوٹے ہوئے واجب کو وقت مقررہ میں ادا کردیا جائے تو دم ساقط ہو جائے گا۔

حج ان خاص افعال کا نام ہے جو مخصوص اوقات میں مقررہ دنوں میں حج کی نیت سے احرام کی حالت میں ادا کیے جاتے ہیں۔ان افعال میں منیٰ میں قیام،وقوفِ عرفات، وقوفِ مزدلفہ، رمی جَمرات،ہَدِی یعنی قربانی، حلق یا قصر، طوافِ زیارت، سعی اور طوافِ وداع شامل ہیں۔

صدرُ الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ حج وعمرہ کے سفر کے آداب میں لکھتے ہیں، جس کا قرض لیا ہو یا امانت پاس ہو ادا کر دے، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس کر دے، اگر پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دیدے۔جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ ، شوہر ،انہیں رضامند کرے۔

اس سفر سے مقصود صرف اللہ اور رسول ﷺ ہوں، ریا ، شہرت اور فخر وغرور سے جدا رہے۔ عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے، سفر حرام ہے۔ اگر کرے گی تو حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔توشہ یعنی خرچ مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ششم: ۴۴۳)

حج کے فضائل، احادیث میں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے حج کیا اور فحش کلام نہ کیا اور نہ فسق کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسے واپس ہوا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بخاری، مسلم)

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے، عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

آپ ﷺ کا فرمان ہے، رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

یہ بھی فرمایا، حج کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اللہ نے انہیں بلایا وہ حاضر ہوئے، انہوں نے مانگا اس نے عطا کیا۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے، حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بزار)

یہ بھی فرمایا، حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اس کی بھی۔ (بزار، طبرانی)

یہ بھی فرمایا، جسے حج کرنے سے نہ کسی حاجت نے روکا، نہ ظالم حاکم نے اور نہ کسی شدید مرض نے، اور وہ حج کیے بغیر مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (دارمی)

حج کی اقسام:

حج کی تین قسمیں ہیں۔اِفراد، قِران اور تمتع۔

حجِ اِفراد: اِفراد کے معنی اکیلے یا تنہا کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کے افعال ادا کرنا اور عمرہ ساتھ نہ ملانا حجِ اِفراد کہلاتا ہے۔ ایسے حاجی کو مُفرِد کہتے ہیں، اس پر قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

حجِ قِران: قِران کے لغوی معنی دو چیزوں کو باہم ملانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں عمرہ اور حج دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ احرام باندھنا اور اسی احرام سے عمرہ اور حج ادا کرنا قِران کہلاتا ہے۔

حجِ تمتع: تَمَتُّعُ کے لغوی معنی ہیں نفع اٹھانا۔شرعاً اس کا مفہوم یہ ہے کہ حج کرنے والا پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اور عمرہ ادا کرکے احرام کھول دے۔ پھر 8 ذی الحجہ کو یا اس سے قبل جب قافلہ منیٰ کی روانگی کے لئے تیار ہو حج کی نیت سے دوبارہ احرام باندھے اور مناسکِ حج ادا کرے۔ اس حج کو تمتع اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں حج کرنے والا عمرہ کرکے احرام کھول دیتا ہے اور حج

سے پہلے کے درمیانی ایام میں ان چیزوں سے جو احرام کی وجہ سے منع ہوتی ہیں، فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

مذکورہ اقسام میں سے حجِ قِران افضل ہے البتہ اکثر لوگ آسانی کی وجہ سے حجِ تمتع کرتے ہیں۔

حج کے فرائض:

۱} حج کی نیت سے احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا،
۲} وقوفِ عرفات: اس کا وقت 9 ذی الحجہ زوالِ آفتاب سے لے کر 10 ذی الحجہ کی طلوعِ فجر تک ہے،
۳} طوافِ زیارت: اس کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور یہ 12 ذی الحجہ کی مغرب سے پہلے کرنا واجب ہے، لیکن حائضہ پاک ہونے کے بعد کرے گی۔

حج کے واجبات:

۱) مزدلفہ میں 10 ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد کچھ دیر ٹھہرنا۔
۲) شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔
۳) قربانی۔
۴) بال منڈوانا یا کتروانا۔

۵) طوافِ زیارت کے بعد حج کی سعی کرنا۔ (یہ اس کے لئے ہے جس نے پہلے حج کی سعی نہ کی ہو)۔
٦) مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت طوافِ وداع کرنا۔ (یہ حائضہ عورت پر واجب نہیں)

حج کی سنتیں:

☆ طوافِ قدوم کرنا، میقات کے باہر سے حج افراد کی نیت سے آنے والا جو پہلا طواف کرے، اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں۔ قارن کا دوسرا طواف، طواف قدوم ہوتا ہے۔ داخل میقات اور تمتع والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔

☆ہر وہ طواف جس کے بعد سعی کرنی ہو اس میں رَمل اور اضطباع کرنا،

☆9 ذی الحجہ سے پہلی رات کو منیٰ میں فجر تک رہنا،

☆ 9 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد عرفات کو جانا،

☆عرفات سے غروب کے بعد مزدلفہ کو روانہ ہونا،

☆عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات کو ٹھہرنا،

☆مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کو روانہ ہونا،

☆ منیٰ میں قیام کے دوران راتوں کو منیٰ میں رہنا۔

اب ہم ترتیب وار ایامِ حج کے اعمال بیان کرتے ہیں۔

حج کا پہلا دن ... ۸ ذی الحجہ

☆احرام کی حالت میں مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی۔
☆ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی ادائیگی۔
☆رات منیٰ میں قیام کرنا ہے۔

حج کا دوسرا دن... ۹ ذی الحجہ

☆مِنیٰ میں نمازِ فجر ادا کرکے عرفات کو روانگی۔
☆ عرفات میں ظہراور عصر کی اپنے اپنے اوقات میں ادائیگی،چونکہ حاجی خیموں میں ہوتے ہیں اس لئے بھی ظہراور عصر جمع نہیں کرینگے۔
☆زوال کے بعد عرفات میں وقوف (یعنی ٹھہرنا)۔ یہاں قبلہ رُو کھڑے ہو کر رب تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔
☆ غروبِ آفتاب کے بعد مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ روانگی۔
☆ مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی ایک ساتھ ادائیگی۔(مغرب کی سنتیں عشاء کے بعد پڑھی جائیں)
☆ رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے۔ مزدلفہ میں وقوف کا وقت طلوع فجر سے اُجالا (طلوع آفتاب) ہونے تک ہے۔
☆مزدلفہ سے موٹے چنے کے برابر ستّر سے زائد کنکریاں چن لیں۔

حج کا تیسرا دن... ۱۰ذی الحجہ

☆مزدلفہ میں نمازِ فجر اور وقوف کے بعد منیٰ روانگی۔

☆پہلے بڑے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا۔

☆پھر متمتع اور قارن کا قربانی کرنا، مفرد چاہے تو شکرانے کے طور پر جانور کی قربانی کرے۔

☆پھر سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

☆پھر طوافِ زیارت وسعی کے لیے مکہ مکرمہ جانا۔

☆مکہ مکرمہ سے واپس آکر رات منیٰ میں قیام کرنا ہے۔

حج کا چوتھا دن... ۱۱ذی الحجہ

☆اگر طوافِ زیارت کل نہیں کیا تھا تو آج کرلیں۔

☆منیٰ میں زوال کے بعد چھوٹے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا۔

☆پھر درمیانے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا۔

☆پھر بڑے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا۔

☆رات منیٰ ہی میں قیام کرنا ہے۔

حج کا پانچواں دن... ۱۲ ذی الحجہ

☆ طوافِ زیارت کل بھی نہیں کیا تھا تو آج غروب آفتاب سے پہلے ضرور کرلیں ورنہ دم واجب ہوگا۔

☆ منیٰ میں زوال کے بعد چھوٹے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا۔

☆ پھر درمیانے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا۔

☆ پھر بڑے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا۔

☆ اگر غروب سے قبل منیٰ سے نہیں نکل سکے (اب نکلنا معیوب ہے) تو رات منیٰ ہی میں قیام کریں۔ اگر رات میں منیٰ چھوڑا تو کفارہ نہیں لیکن اتنی دیر کردی کہ صبح صادق ہو گئی تو اب تیرھویں کی رمی واجب ہے۔ 13 ذی الحجہ کو زوال کے بعد مقررہ ترتیب سے شیطانوں کو کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ پہنچ جائیں۔ 13 ذی الحجہ کے بعد پھر جب تک مکہ مکرمہ میں رہیں بکثرت طواف اور عمرے کرتے رہیں۔ (یاد رہے کہ تیرھویں کی مغرب سے پہلے حاجی کو عمرہ کا احرام باندھنا منع ہے)۔

چند اہم مسائل:

☆ حج کا احرام باندھنے کے بعد اضطباع و رمل کے ساتھ طواف اور اس کے بعد سعی کرلی جائے تو پھر طوافِ زیارت میں انہیں ادا کرنے کی حاجت نہیں ہوگی۔ طوافِ زیارت چونکہ عام لباس میں کیا جاتا ہے لہٰذا اس میں اضطباع نہیں ہو سکتا۔ نیز اس وقت ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے رمل اور سعی بہت مشکل ہوتے ہیں اس لیے ان کا پہلے کرلینا بہتر ہے۔

☆ مکہ معظّمہ میں جس طرح ایک نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے یوں ہی ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر۔ احتیاط کیجئے کہ آپ کا جسم قصداً کسی نامحرم کے جسم سے مَس نہ ہو اور آپ کی نگاہیں بھی قصداً کسی نامحرم کی طرف نہ اٹھیں۔

طوافِ وداع:

جس دن مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا ہو، اُس دن عام لباس میں طوافِ وداع کریں۔ اس کے بعد سعی نہ کریں۔ چونکہ اب خانۂ کعبہ سے جدائی ہونی ہے اس لیے نہایت خشوع و خضوع اور سوز و گداز سے دعائیں مانگیں اور اپنی آئندہ حاضری کے لیے گڑگڑا کر التجا کریں۔ دو رکعت طواف کے بعد جی بھر کے آبِ زم زم پئیں پھر ملتزم پہ آ کر دعا مانگیں۔

خواتین کے اہم مسائل:

☆ عورت ایامِ حیض میں احرام باندھ سکتی ہے۔ وہ نیت کر کے تلبیہ پڑھے مگر نماز نہ پڑھے۔
☆ اگر حالتِ احرام میں حیض آ جائے تو احرام قائم رہے گا۔ اس حالت میں مسجد میں آنا اور طواف منع ہے۔
☆ عورت کے لیے مرد کی طرح احرام نہیں، اس کے لیے سر ڈھانکنا واجب ہے۔ احرام کی حالت میں عورت سر پر ایک رومال باندھ لے تاکہ سر کے بال نہ ٹوٹیں اور وضو کے وقت اسے کھول کر بالوں کا مسح کرے۔
☆ عورت روزمرہ کا سلا ہوا لباس اور عام جوتے پہنے۔

☆ عورت تلبیہ بلند آواز سے نہ کہے۔
☆ عورت طواف میں رمل نہ کرے اور نہ ہی تیز چلے۔
☆ عورت طواف کے دوران اور طواف کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے لیے مردوں کے ہجوم سے الگ رہے۔
☆ عورت کو سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان دوڑنا نہیں چاہیے۔
☆احرام سے نکلتے وقت عورت اپنے سر کے بال انگلی کے ایک پورے سے کچھ زائد کٹوائے گی۔
☆احرام میں منھ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے۔

طواف کی دعائیں:

جب حجر اسود کے قریب پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں !
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ہاتھ حجر اسود کی طرف اٹھا کر یہ پڑھیں:
بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

استلام کے وقت یہ دعا پڑھیں:
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَهِّرْلِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ

جب ملتزم کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ ھٰذَ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْحَرَمُ حَرَمُکَ وَالْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِکَ مِنَ النَّارَ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَارَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ م بِخَیْرٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ط

جب رکن عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھیں !

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْئِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْئِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ

جب میزاب رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھیں !

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلِّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً لَّا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا ط

جب رکن شامی کے سانے آئے یہ دعا پڑھے !

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَاعَالِمَ مَافِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

روضۂ رسول ﷺ پر حاضری

رب تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں رسول کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے کا حکم دیا ہے،

ارشاد ہوا، ”اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی انکی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں“ (النساءٍ : ٦٤)

روضۂ اقدس پر حاضری کے متعلق چند احادیث درج ذیل ہیں۔

آقا و مولی ﷺ نے ارشاد فرمایا،

ا۔ ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اسکے لیے میری شفاعت واجب ہو گئ“۔ (دار قطنی، بیہقی، ابن خزیمہ)

۲۔ ”جس نے میری حیاتِ ظاہری کے بعد حج کیا اور پھر میری زیارت کی گویا اس نے میری حیاتِ ظاہری میں میری زیارت کی“۔ (دار قطنی، بیہقی، مشکوٰۃ)

۳۔ ”جو سفر کرکے میری زیارت کو آیا، وہ قیامت میں میرا پڑوسی ہو گا اور جو مدینہ شریف میں یہاں کی مشکلات پر صبر کرے گا، میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا“۔ (مشکوٰۃ)

۴۔ ''جس نے حج کیا پھر میری مسجد آ کر میری زیارت کی اس کے لیے دو مقبول حج لکھ دیے گئے''۔ (مسند الفردوس)

۵۔ ''جس نے میری زیارت کا ارادہ کیا پھر میری زیارت کو آیا، وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہوگا'' ۔ (ابو جعفر عقیلی)

ان احادیث مبارکہ کو ذہن نشین کرتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے ارادے سے سفر شروع کیجئے۔ راستے میں درود وسلام زبان پر جاری رہے اور دل عشقِ رسول ﷺ کی کیفیت سے سرشار ہو۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار بھی کیف و سرور پیدا کرنے میں معاون ہونگے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
انکے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

حاضری کے آداب:

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہ کہنا مکروہ ہے کہ ہم نے حضور ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی بلکہ بارگاہِ خیر الانام میں حاضری دینے والوں کو یہ کہنا چاہیے کہ "ہم نے بارگاہِ نبوی ﷺ کی زیارت کی"۔

علماء فرماتے ہیں، آقائے دوجہاں ﷺ کے ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ وہاں حاضری کو بارگاہِ نبوی میں حاضری کہا جائے کیونکہ زائر اس مقدس ذاتِ گرامی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہے جو اسے دیکھتے ہیں، اسکا کلام سنتے ہیں، اسکے سلام کا جواب دیتے ہیں اور اسے خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ زیارت کے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ حاضری کے وقت خالص زیارتِ اقدس کی نیت کریں یہاںتک کہ مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کریں۔
☆ راستے بھر درود وسلام کی کثرت کریں اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے، ذوق و شوق زیادہ ہوتا جائے۔
☆ جب حرمِ مدینہ نظر آئے تو بہتر یہ ہے کہ پیدل ہو جائیں، سر جھکائے آنکھیں نیچی کیے درود وسلام کی کثرت کریں اور ہوسکے تو ننگے پاؤں چلیں۔
☆ حاضری سے قبل تمام ضروریات سے جلد فارغ ہو جائیں تا کہ بوقت حاضری دل انکے خیال میں نہ الجھے۔ مسواک اور وضو کریں اور غسل کر سکیں تو بہتر ہے۔ پھر بہترین سفید کپڑے پہنیں، سرمہ اور خوشبو بھی لگائیں۔

☆ پہلے مسجد نبوی شریف میں داخل ہو کر دو رکعت تحیۃ المسجد اور پھر دو رکعت ادائے شکر کے لیے پڑھیں کہ ربِ کریم نے اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے درِ اقدس پر پہنچا دیا۔

☆ آنکھ کان زبان ہاتھ پاؤں دل سب خیالِ غیر سے پاک کر کے خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہِ اقدس کی طرف چلیں۔ کمالِ ادب میں ڈوبے ہوئے، گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پُر نور کے عفو و کرم کی امید رکھتے، حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کی سمت سے یعنی بابِ بقیع سے مواجہہ اقدس میں حاضر ہوں۔ (آج کل زائرین کو بابُ السلام سے حاضری کا موقع دیا جاتا ہے۔)

☆ سنہری جالی مبارک میں چہرۂ انور کے مقابل ایک چاندی کی کیل لگی ہوئی ہے، اسکے سامنے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر قبلہ کو پیٹھ اور مزارِ پُر انوار کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہوں۔ پھر نہایت ادب و خشوع سے آقا و مولیٰ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

اگر کسی نے بارگاہِ نبوی میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے تو اس کی طرف سے بھی سلام عرض کریں۔ پھر اپنے لیے، اپنے والدین، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے حضور ﷺ سے شفاعت مانگیں۔ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ۔

"میرے آقا ﷺ ! میں آپ سے شفاعت کا طلبگار ہوں"۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ

پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

☆ پھر اپنے دائیں طرف ایک ہاتھ ہٹ کر سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر مزید ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر بالشت بھر بائیں طرف ہٹ کر سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر دونوں پر سلام عرض کریں اور شفاعت کی درخواست کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

☆ پھر دوبارہ آقا ﷺ کے چہرۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر درود وسلام عرض کریں اور خوب دعائیں مانگیں۔

☆ علماء کے نزدیک قبر اطہر اور زمین کا وہ حصہ جو سرکارِ دوعالم ﷺ کے جسمِ اقدس سے لگا ہوا ہے وہ تمام زمین وآسمان حتی کہ کعبہ و عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔

☆ فقہاء و محدثین کرام نے لکھا ہے، یقف کما یقف فی الصلوٰۃ۔ یعنی حضور ﷺ کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ اگر بعض ناسمجھ منع کریں اور آقا و مولیٰ ﷺ کی

طرف سے منہ موڑنے کو کہیں تب بھی محبوبِ خدا ﷺ کی طرف سے ہر گز منہ نہ موڑیں اگرچہ دونوں ہاتھ چھوڑ کر حالتِ قیام کی طرح مؤدبانہ کھڑے رہیں۔

☆ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین جب روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے تو قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے منہ آقا ﷺ کی طرف کرتے۔ ارشادِ قرآنی ہے، فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ۔ "تو تم جدھر منہ کرو اُدھر وَجۡهُ اللہ (اللہ کی رحمت) ہے"۔ (بقرہ: ۱۱۵)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو ایسے انہماک سے مؤدب کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والوں کو شبہ ہو جاتا، کہ شاید وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ (کتاب الشفا)

☆ مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آدابِ زیارت میں یہ بھی تحریر فرمایا، "خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ یہ خلافِ ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا، اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہِ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی، اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے"۔ (بہارِ شریعت، انورُ البشارۃ)

☆ بارگاہِ نبوی ﷺ کے ادب کا خیال رکھو، یہ وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں آواز بلند کرنے سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ اکثر لوگ بابِ بقیع کے قریب ہی موبائیل فون پر اونچی آواز میں باتیں کرتے ہیں جو کہ سخت بے ادبی ہے۔

☆ مسجد نبوی میں ایک متبرک جگہ ریاض الجنتہ ہے جس کے متعلق آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، "میری قبر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔ (بخاری، مسلم)

☆ ریاض الجنتہ میں، محرابِ نبوی ﷺ میں بلکہ مسجد نبوی کے ہر ستون کے پاس جس قدر ہو سکے نوافل ادا کریں۔

☆ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دو۔ ضروریات کے سوا زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی میں نماز وتلاوت اور درود وسلام میں گزارو۔

☆ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً ادھر منہ کر کے درود وسلام عرض کرو۔ بے اس کے ہر گز نہ گزرو کہ خلافِ ادب ہے۔

☆ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، میری مسجد میں جس کی چالیس نمازیں فوت نہ ہوں، اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادی لکھی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

☆ حدیث پاک میں ہے کہ مسجدِ قبا میں دو رکعت نفل کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (ترمذی)

☆ جنت البقیع کی (باہر سے ہی) زیارت کریں اور دعا مانگیں۔ یہاں سیدنا عثمان، سیدنا عباس، ازواج وبناتِ رسول ﷺ، سیدنا ابراہیم بن رسول ﷺ، سیدنا حسن اور کثیر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں۔

☆ شہدائے احد کی بھی زیارت کریں اور وہاں دعا مانگیں۔ خصوصاً سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار قبولیتِ دعا کے لیے اکسیر ہے۔

الوداعی حاضری:

جب مدینہ طیبہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی میں دو نفل پڑھ کر مواجہہ اقدس میں حاضر ہوں اور آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں درود وسلام پیش کر کے یوں عرض کریں:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ! میں آپ سے شفاعت ورحمت کا طالب ہوں۔ میرے آقا! میری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنایئے گا بلکہ میرے لیے

یہاں دوبارہ حاضر ہونا آسان بنادیجیے گا۔ میرے آقا! کرم کیجئے کہ مجھے، میرے والدین، میرے اہل وعیال اور عزیز واقارب کو رحمت و مغفرت، صحت و تندرستی اور سکون وسلامتی نصیب ہو اور یہ گناہگار دوبارہ آپ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف پائے۔ پھر حضور ﷺ کی محبت وجدائی میں رنجیدہ ہوں اور ہوسکے تو آنسو بہائیں اور یہ عرض کریں:

کعبہ کے بدرُ الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمسُ الضّحیٰ تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

صلی اللہ علی النبی الامی و آلہ وسلم۔ برحمتک یا ارحم الراحمین